قدرت اللہ شہاب مرحوم کی انتظامی قابلیتوں، تخلیقی صلاحیتوں اور دفتری دنیا میں معمولے کے شاہبازے اڑجانے کے بعض واقعات کو میں جانتا تھا - ان کی تحریریں بھی دیکھیں - مگر ان کی شخصیت کو پوری طرح کبھی سمجھ نہ سکا - میں تو دور سے دیکھنے والا تھا - بعض قریبیوں کا خیال بھی یہی تھا کہ معلوم نہیں کہ اصل شہاب کیا ہے -

اب قومی زبان کا یہ نمبر پڑھ کر جہاں اس کے معرکہ ہائے زندگی کے ساتھ اس کی تخلیقات کے متعلق توضیحی گفتگو بیں سامنے آئیں - اور پھر شہاب کو گھریلو زندگی کے گلدستے میں سجے ہوئے دیکھا تو نتیجہ یہی نکلا کہ وہ ایک انسان تھا جس کی اصل متاع گراں بہا دردِ دل تھی - اور کسی کی دردمندی جب سامنے آتی ہے تو میرا اپنا دل پگھل جاتا ہے -

میں نے اس کے متعلق قومی زبان میں ہر چیز کو بغور پڑھا - اور اس سے اثر لیا - خدا سے دعا ہے کہ وہ اس کی کمزوریوں، کوتاہیوں، لغزشوں سے درگذر فرمائے - اور دفتری ماحول اور ایک خاص طبقے کی دوستیوں کے ماحول نے اگر کبھی اس کے ذہن میں کوئی نظریاتی ٹیڑھ پیدا کیا ہو تو اللہ اسے بھی حسابِ شہاب سے کاٹ دے اور مغفرت فرمائے -

---

صفِ مژگان | مجموعۂ کلام نظر حیدر آبادی - ناشر: بہادر یار جنگ اکادمی، سراج الدولہ روڈ بہادر آباد، کراچی - صفحات: سوا دو سو - قیمت: ۳۰/- روپے -

ترجمان القرآن میں جب کوئی شعری و ادبی مجموعۂ نگارشات تبصرے کے لیے آجاتا ہے تو میں سخت آزمائش میں پڑ جاتا ہوں - اوراق میں جتنی جگہ نکل سکی ہے، اس سے تین گناہ کتب وجرائد پڑے ہیں - اور ہر روز ان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے - شعر و ادب پہ باتیں اجمال سے کرنا مشکل - بہر حال کسی نہ کسی طرح فریضۂ تعارف ادا کرنا ہے -

کوئی شک نہیں کہ نظر حیدر آبادی کی شاعری ایک ایسے متحرک بادل کی طرح تھی جو ہلکی ہلکی پھوار سے اپنے سارے چمنستانِ ہنر کی کیاریوں پہ موتی برسا گیا -

بس اب چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

وہ گیت جسے اپنی نگاہوں نے لکھا ہے　　احساس نے گایا ہے محبت نے سنا ہے